



## سوال

(86) دعائیں صیغہ بدلنا کیسا؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا قرآنی یا مسنون دعائیں صیغہ بدلا جا سکتا ہے؟

مثلاً: (یا حی یا قیوم برحمتک استغنیث) کو (نستغنیث) پڑھنا؟

(ایک سائلہ)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بہتر یہی ہے کہ قرآن و حدیث میں وارد دعاؤں کو اسی صیغہ میں پڑھا جائے جس میں وہ وارد ہیں، لیکن دو دلیلوں کی رو سے کبھی کبھار صیغہ بدلنا یعنی واحد کی جگہ جمع کا لفظ استعمال کر لینا بھی جائز ہے۔

1- اگر امام ہے تو دعائے قنوت میں صرف پچھلی ہی دعا نہ مانگے بلکہ اپنے مقتدیوں کو بھی اپنی دعائیں شریک کرے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا يُؤْمَرُ رَجُلٌ قَوْمًا فَيُنْضَلُ نَفْسَهُ بِالْدُعَاءِ دُعَاؤَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ فَهُوَ غَاثِمٌ"

"کوئی آدمی بھی لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت ان کے علاوہ صرف پچھلی دعا (دعائے قنوت) نہ مانگے اور اگر اس نے ایسا کیا تو خیانیت کی۔"

(سنن ابی داؤد 90 و سنن حسن سنن ترمذی 357 سنن ابن ماجہ 619-923)

2- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں دعا کے بارے میں فرمایا:

"ثم ليخبر من الدعاء أعجب إليه فليندع به"

"پھر جو دعا بھی پسند ہو تو وہ مانگے۔"

( صحیح بخاری کتاب الاذان باب ما یتحیر من الدعاء بعد التشهد و یس بواجب ح 835 )

جب تشہد میں عربی زبان میں کوئی بھی دعا مانگی جاسکتی ہے تو قنوت میں بدرجہ اولیٰ دوسری دعا جائز ہے۔ تشہد میں "السلام علیک ایہا النبی" کے صفحے کو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے "السلام علی النبی" سے بدل دیا تھا۔ (دیکھئے صحیح بخاری کتاب الاستئذان باب الاخذ بالیدین ح 6265) ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت مسنون دعا کا صفحہ بدلنا جائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

جلد 3 - متفرق مسائل - صفحہ 287

محدث فتویٰ